حیات طیبہ کا ایک روشن پہلو

روز مرہ کے معمولات میں

# دائیں جانب کی اہمیت

فاروق الرحمن یزدانی
نائب مدیر ترجمان الحدیث

الحمدلله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین اما بعد:فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم ○ بسم الله الرحمن الرحیم ○ لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة لمن کان یرجوا الله والیوم الاخر وذکر الله کثیرا (الاحزاب:۲۱)

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کیا۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا تو ان کی زندگی کا مقصد ان الفاظ میں بیان فرمایا:

الذی خلق الموت والحیوة لیبلوکم ایکم احسن عملا وھو العزیز الغفور (الملک:۲)

اللہ تعالیٰ کی وہ بابرکت ذات ہے جس نے زندگی اور موت کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے تم میں سے اچھے عمل کون کرتا ہے اور وہ غالب بخشنے والا ہے۔

> اللہ تعالیٰ نے انسان کی مستقل راہنمائی کیلئے قرآن مجید جیسی عظیم کتاب نازل فرمائی اور عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا کہ آپ ﷺ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحی پر عمل کرکے بتائیں کہ اس پر یوں عمل کرنا ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ یہ عمل تو محال (مشکل) ہے اس پر عمل نہیں ہوسکتا

پھر اس انسان کی ہدایت کا بندوبست فرمایا تاکہ کوئی شخص قیامت کے دن یہ عذر پیش نہ کرسکے کہ مجھے تو یہ بات معلوم ہی نہ تھی اور نہ ہی کسی نے مجھ کو یہ مسئلہ بتایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

انا ھدیناہ السبیل اما شاکرا واما کفورا (الدھر:۳)

کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا تو اس کی راستے کی طرف راہنمائی بھی کردی اب چاہے تو وہ شکر گزار بن جائے اور چاہے تو کفر کرلے۔

اور اس انسان کی مستقل راہنمائی کیلئے قرآن مجید جیسی عظیم کتاب نازل فرمائی اور عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا کہ آپ ﷺ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحی پر عمل کرکے بتائیں کہ اس پر یوں عمل کرنا ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ یہ عمل تو محال (مشکل) ہے اس پر عمل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ہی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے جواب میں جنہوں نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بشر کو نبی بنا کر کیوں بھیجا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وما منع الناس ان یومنوا اذ جاء ھم الھدی الا ان قالوا ابعث الله بشرا رسولا قل لوکان فی الارض ملئکة یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکا رسولا (الاسراء:۹۵-۹۴)

کہ لوگوں کے پاس جب ہدایت آئی تو وہ صرف اس وجہ سے ایمان لانے سے باز رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بشر (انسان) کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ اللہ فرماتے ہیں (اے میرے پیغمبر حضرت محمد ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ اگر زمین میں رہنے

والے فرشتے ہوتے تو ہم آسمان سے کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیج دیتے لیکن چونکہ زمین میں رہنے والے انسان تھے اس لئے ان کی طرف نبی اور رسول بھی انسان کو ہی بنا کر بھیجا گیا ہے کیونکہ اگر کوئی فرشتہ نبی ہوتا تو اس نے نہ کھانا تھا نہ پینا تھا۔ نہ اس نے شادی کرنی تھی نہ ہی اس کے ہاں خوشی غمی کا کوئی سلسلہ ہونا تھا۔ نہ اس نے غسل کرنا اور نہ وضو تو لوگوں کو کیسے معلوم ہوتا کہ یہ کام کس طرح ادا کرنے ہیں؟ کیونکہ انسان بتانے کی نسبت کر کے دکھانے سے جلدی سمجھ جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالی نے لوگوں کو فرمایا کہ اگر تم یہ یقین رکھتے ہو کہ قیامت کا دن قائم ہوگا اور اللہ تعالی کی عدالت میں پیش ہو کر مجھے اپنی ساری زندگی کا حساب دینا ہے تو پھر تمہارے زندگی گزارنے کیلئے رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں۔ آپ ان کی حیات طیبہ کو دیکھ کر اپنی زندگیاں گزاریں۔ آپ دیکھیں انہوں نے وضوء کس طرح کیا اس طرح وضوء کریں جس طرح آپ نے غسل کیا اس طرح غسل کریں آپ کے سونے کی طرح سو جائیں اور بیدار ہو کر جو آپ نے عمل کیا اسی طرح آپ بھی کریں۔ علی ھذا القیاس اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے مطابق گزاریں اس لئے کہ زندگی میں جو آپ کو مسائل پیش آتے ہیں ان تمام کا حل نبی کریم کی حیات مبارکہ ہے کیونکہ وہ تمام مسائل آپ ﷺ کو بھی پیش آئے۔ اسلئے اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو نہ صرف کہ نمونہ بیان کیا ہے بلکہ باری تعالی نے اسوہ حسنہ (بہترین نمونہ) قرار دیا ہے۔ اب یہ ہر مومن مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لئے صرف رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو ہی نمونہ اور آئیڈیل بنائے۔ مگر افسوس کہ عامۃ الناس آج اپنے معاملات میں سنت طریقہ اپنانے کی پرواہ ہی نہیں کرتی مثلاً کئی کام ایسے ہیں جو ہر آدمی نے ضرور ہی ضرور کرنے ہیں لیکن انہی کاموں کو اگر ہم رسول اللہ ﷺ کے طریقہ مبارک کے مطابق کریں تو اپنی ضرورت پوری کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے اجر وثواب کے مستحق بھی ٹھہریں مثلاً کھانا کھانا پانی پینا، کپڑے پہننا، بیت الخلاء جانا، غسل کرنا، وغیرہ یہ کام ہم نے ضرور کرنا ہوتے ہیں کیونکہ یہ ہماری مجبوری ہیں ان کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں مگر ہم نے کبھی یہ غور نہیں کیا کہ یہ سارے کام تو رسول اللہ ﷺ بھی کیا کرتے تھے آپ ان کاموں کے کرنے کیلئے کیا طریقہ اپناتے تو عامۃ الناس کی اس سستی کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کے صرف ایک پہلو کو پیش کرتا ہوں کہ آپ پسندیدہ کاموں کو ہمیشہ دائیں جانب سے شروع کرتے تھے اور دائیں جانب کی اتنی اہمیت اور فضیلت ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو جب اعمال نامے دیئے جائیں گے تو کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامے دیئے جائیں گے اور کچھ کو بائیں ہاتھ میں، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

فاما من اوتی کتابه بیمینه فیقول ھا ؤم اقرء وا کتبیه۔ انی ظننت انی ملق حسابیه۔ فهو فی عیشة راضیة۔ فی جنة عالیة۔ قطوفها دانیة۔ کلوا واشربوا هنیا بما اسلفتم فی الایام الخالیة (الحاقة:۲۴۔۱۹)

تو جن لوگوں کو ان کی کتاب (اعمال نامہ) دائیں ہاتھ میں دی جائیگی وہ کہیں گے لوگو آؤ میری کتاب (اعمال نامے) کو پڑھو۔ بے شک مجھے یقین تھا کہ میرا حساب ہونے والا ہے تو وہ شخص عیش میں راضی ہونگے۔ اونچی جنت میں، جن کے پھل قریب ہونگے کھاؤ اور پیو خوشگوار اس وجہ سے جو تم اپنی دنیاوی زندگی میں کرتے رہے ہو۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ دائیں ہاتھ میں جن کو اعمال نامہ ملے گا یہ ان کی خوش بختی کی علامت ہوگی جبکہ جن لوگوں کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملے گا وہ جہنم میں جائیں گے اور اپنی دنیاوی زندگی پر افسوس کا اظہار کریں گے۔ اور پھر دائیں جانب کی فضیلت اس سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف (ابوداؤد ۱/۱۰۵، باب من یستحب ان الامام فی الصف وکراھیة التاخر)

بیشک اللہ تعالی اور اس کے فرشتے (نماز) میں صف کی دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اور ایک دوسری حدیث میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں عدل و

زمین میں رہنے والے انسان تھے اس لئے ان کی طرف نبی اور رسول بھی انسان کو ہی بنا کر بھیجا گیا ہے کیونکہ اگر کوئی فرشتہ نبی ہوتا تو اس نے نہ کھانا تھا نہ پینا تھا۔ نہ اس نے شادی کرنی تھی نہ ہی اس کے ہاں خوشی غمی کا کوئی سلسلہ ہونا تھا۔ نہ اس نے غسل کرنا اور نہ وضو تو لوگوں کو کیسے معلوم ہوتا کہ یہ کام کس طرح ادا کرنے ہیں؟ کیونکہ انسان بتانے کی نسبت کر کے دکھانے سے جلدی سمجھ جاتا ہے

انصاف کریں گے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہونگے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ ان المقسطين عند الله على منابر من نور عن يمين الرحمن عزوجل وكلتايديه يمين الذين يعدلون في حكمهم واهليهم وما ولوا (مسلم ١٢١/١ ، باب فضيلة الامير العادل، كتاب الامارة)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک انصاف کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں اللہ عزوجل کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہونگے۔ اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں (انسانوں کی طرح دائیں بائیں جانب کا فرق اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں ہے) اور وہ، وہ لوگ ہونگے جو اپنے فیصلوں میں اور اہل وعیال اور اپنے ماتحت لوگوں میں انصاف کرنے والے ہونگے۔

اس حدیث سے بھی دائیں جانب کی عظمت وفضیلت ثابت ہوتی ہے۔

ام المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كان النبي ﷺ يحب التيمن ما استطاع في شانه كله في طهوره وترجله وتنعله (بخاري مسلم بحواله مشكوة ٤٦/١، باب سنن الوضوء)

رسول اللہ ﷺ حسب استطاعت دائیں جانب کو پسند فرماتے اپنے ہر معاملے میں اپنے وضوء کرتے وقت، کنگھی کرتے وقت اور اپنا جوتا پہنتے وقت۔

> اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے مطابق گزاریں اس لئے کہ زندگی میں جو آپ کو مسائل پیش آتے ہیں ان تمام کا حل نبی کریم کی حیات مبارکہ سے کیونکہ وہ تمام مسائل آپ ﷺ کو بھی پیش آئے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو نہ صرف کہ نمونہ بیان کیا ہے بلکہ باری تعالیٰ نے اسوہ حسنہ (بہترین نمونہ) قرار دیا ہے۔ اب یہ ہر مومن مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لئے صرف رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو ہی نمونہ اور آئیڈیل بنائے

اس لئے ہم سب کو بھی چاہئے کہ ہم حتی الوسع اپنے کاموں میں دائیں ہاتھ کو استعمال کریں البتہ جہاں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے وہاں بائیں ہاتھ کو استعمال کریں مثلاً استنجاء وغیرہ کرتے ہوئے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قال نبي الله ﷺ اذا بال احدكم فلا يمس ذكره بيمينه واذا اتى الخلاء فلا يتمسح بيمينه واذا شرب فلا يشرب نفسا واحدا (ابو دائود ٦/١ ، باب كراهية مس الذكر باليمين في الاستبراء ، كتاب الطهارة)

اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگائے اور جب وہ بیت الخلاء میں آئے تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پانی پئے تو ایک ہی سانس میں نہ پئے۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كانت يد رسول الله ﷺ اليمنى لطهوره وطعامه وكانت يده اليسرى لخلائه وما كان من اذى (ابو دائود ٦/١، كتاب الطهارة)

کہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ آپ کے وضوء اور کھانے کیلئے استعمال ہوتا تھا اور بایاں ہاتھ استنجاء وغیرہ صفائی کیلئے۔

آمدم برسر مطلب

اب ان چند مقامات کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جہاں رسول اللہ ﷺ دائیں ہاتھ کو استعمال کرنے کا التزام فرماتے تھے۔ تاکہ ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی اس سنت پر عمل کرکے اجروثواب کے مستحق ٹھہریں۔

## ۱. کھانا کھانے میں دایاں ہاتھ استعمال کرنا

کھانا کھاتے وقت رسول اللہ ﷺ خود بھی دایاں ہاتھ استعمال کرتے تھے اور دوسروں کو بھی آپ اسی کا حکم فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ قال اذا اكل احدكم فلياكل بيمينه واذا شرب فليشرب بيمينه (مسلم ١٧٢/٢، باب آداب الطعام والشراب واحكامها ،

کتاب الاشربہ)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی کھائے تو وہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب (کوئی چیز) پیئے تو دائیں ہاتھ سے پئے۔

اور آپ جب کسی کو دیکھتے کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھا پی رہا ہے تو آپ اس کو روک دیتے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

کنت فی حجر رسول اللہ و کانت یدی تطیش فی الصحفة فقال لی یا غلام سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک (مسلم ۱۷۲/۲، کتاب الاشربہ)

کہ میں رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں گھوم رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے بچے اللہ کا نام لے (بسم اللہ پڑھ) اور دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے سامنے سے کھا۔

بلکہ نبی کریم ﷺ نے حکماً بھی لوگوں کو بائیں ہاتھ سے کھانے پینے سے منع فرمایا ہے کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔

عن جابر عن رسول اللہ ﷺ قال لا تاکلوا بالشمال فان الشیطان یاکل بالشمال (مسلم ۱۷۲/۲، کتاب الاشربہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ اس لئے کہ بے شک بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔ اور مسلم شریف کی ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ویشرب بشمالہ۔ اور وہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کھانے پینے میں دایاں ہاتھ استعمال کریں اور بائیں ہاتھ سے کھانے پینے سے اجتناب کریں کہ یہی رسول اللہ ﷺ کی سنت بھی ہے اور حکم بھی۔

## ۲۔ سوتے وقت داہنی کروٹ سونا

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو زندگی گزارنے کا ایک ایک طریقہ سکھایا ہے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اسوہ حسنہ (بہترین نمونہ) قرار دیا ہے۔

آپ ﷺ نا صرف کہ کھانے پینے میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرنا پسند فرماتے بلکہ آپ سوتے وقت بھی داہنی کروٹ ہی لیٹتے اور اسی طریقے سے دوسروں کو لیٹ کر سونے کا حکم فرماتے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ قال اذا اخذت مضجعک فتوضا وضوء ک للصلوة ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللهم انی اسلمت وجهی الیک...... الخ (مسلم ۳۴۸/۲، باب الدعاء عند النوم، کتاب الذکر والدعاء)

بے شک رسول اللہ نے فرمایا: کہ جب تم بستر پر (سونے کیلئے) آؤ تو نماز کے وضوء جیسا وضوء کرو پھر اپنی داہنی جانب لیٹ کر یہ دعا پڑھو۔ (آگے آپ ﷺ نے مکمل دعا سکھائی جبکہ یہاں صرف داہنی جانب لیٹنے کا مسئلہ بیان کرنا مقصود ہے۔)

## ۳۔ فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی جانب لیٹنا

حتی کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی سنتیں ادا کر کے لیٹتے تو اس وقت بھی آپ اپنی داہنی کروٹ ہی لیٹتے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

کان النبی ﷺ اذا صلی رکعتی الفجر اضطجع علی شقه الایمن (بخاری ۱۵۵/۱، باب الضجعة علی الشق الایمن بعد رکعتی الفجر، کتاب التهجد)

رسول اللہ ﷺ جب فجر کی دو رکعت (سنتیں) پڑھتے تو اپنی داہنی جانب لیٹ جاتے تھے۔

بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی اس سنت مبارکہ کو ٹھکرانے کیلئے کئی قسم کی تاویلیں کی ہیں مگر ان کی سب تاویلیں باطل ہیں جن کا تذکرہ

**کئی کام ایسے ہیں جو ہر آدمی نے ضرور ہی ضرور کرنے ہیں لیکن انہی کاموں کو اگر ہم رسول اللہ ﷺ کے طریقہ مبارک کے مطابق کریں تو اپنی ضرورت پوری کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کے مستحق بھی ٹھہریں مثلاً کھانا کھانا پانی پینا، کپڑے پہننا، بیت الخلاء جانا، غسل کرنا، وغیرہ یہ کام ہم نے ضرور کرنا ہوتے ہیں کیونکہ یہ ہماری مجبوری ہیں ان کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں مگر ہم نے کبھی یہ غور نہیں کیا کہ یہ سارے کام تو رسول اللہ ﷺ بھی کیا کرتے تھے آپ ان کاموں کے کرنے کیلئے کیا طریقہ اپناتے**

انشاءاللہ کسی دوسری نشست میں کریں گے یہاں نہ تو محل ہے اور نہ ہی مقصود۔

## ۴۔ غسل میں پانی سر کے داھنی جانب بہانا

رسول اللہ ﷺ جب غسل فرماتے تو سر میں پانی ڈالتے ہوئے دائیں طرف سے شروع فرماتے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

کان رسول اللہ ﷺ اذا اغتسل من الجنابة دعا بشیء نحو الحلاب فاخذ بکفه بدأ بشق راسه الایمن ثم الایسر ثم اخذ بکفیه فقال بهما علی راسه (مسلم ۱/۱۴۷، باب صفة غسل الجنابة)

رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو دودھ دوہنے کی مقدار کا برتن منگواتے تو آپ اپنے ہاتھ سے پانی لیکر اپنے سر کی داھنی جانب ڈالتے پھر بائیں جانب پھر آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر پر پھیرتے تھے۔

## ۵۔ وضوء کرتے وقت دائیں جانب کا لحاظ

رسول اللہ ﷺ وضوء کرتے وقت بھی داھنی جانب کا لحاظ رکھتے۔ امیر المومنین خلیفہ ثانی حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور روایت ہے جس میں آپ رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ثم غسل یده الیمنی الی المرفق ثلاث مرات ثم غسل یده الیسری مثل ذالک ثم مسح براسه ثم غسل رجله الیمنی الی الکعبین ثلاث مرات ثم غسل الیسری مثل ذالک (مسلم ۱/۱۲۰، باب صفة الوضوء وکماله کتاب الطهارة)

پھر آپ اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھوتے پھر اسی طرح اپنے بائیں ہاتھ کو دھوتے پھر اپنے سر کا مسح کرتے پھر اپنے دائیں پاؤں کو ٹخنے سمیت تین مرتبہ دھوتے پھر اپنے بائیں پاؤں کو اسی طرح دھوتے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ وضوء کرتے وقت اپنی دائیں جانب سے ہی شروع بھی کرتے اور آخر تک دائیں جانب کو ہی ترجیح دیتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ اذا لبستم واذا توضأتم فابدؤو بمیامنکم (مسند احمد، ابو دائود، بحواله مشکوة، ۱/۴۶، باب سنن الوضوء)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم لباس پہنو اور جب وضوء کرو تو اپنی دائیں جانب سے شروع کرو۔

## ۶۔ لباس پہنتے وقت دائیں جانب کو ترجیح

رسول اللہ ﷺ خود بھی لباس پہنتے وقت دائیں جانب سے شروع کرتے تھے۔ فقیہہ امت محمدیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

کان رسول اللہ ﷺ اذا لبس قمیصا بدأ بمیامنه (ترمذی ۱/۳۰۶، باب ما جاء فی القمص، ابواب اللباس)

کہ رسول اللہ ﷺ جب قمیص پہنتے تو اپنی دائیں جانب سے شروع کرتے۔ اس لئے ہم کو بھی چاہئے کہ ہم جب بھی لباس پہنیں وہ قمیض ہو یا شلوار، بنیان، سویٹر، جرسی، ہو یا جیکٹ وغیرہ داہنی جانب سے پہننا شروع کریں، اور جب اتاریں تو بائیں جانب سے اتارنا شروع کریں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا یہی طریقہ مبارک تھا۔

## ۷۔ جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں پاؤں پہننا چاھئے

رسول اللہ ﷺ اپنے ہر کام کو دائیں جانب سے کرنا پسند فرماتے تھے، حتیٰ کہ کنگھی کرنا اور جوتا پہننا بھی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

کان النبی ﷺ یعجبه التیمن فی تنعله وترجله وطهوره وفی شانه کله (بخاری ۱/۲۹، باب التیمن فی الوضوء والغسل، کتاب الوضوء)

کہ نبی کریم ﷺ اپنے جوتا پہنتے اپنے کنگی کرنے اور وضوء کرنے حتیٰ کہ اپنے تمام کاموں کو دائیں جانب سے کرنے کو پسند کرتے تھے۔

رسول اللہ کا اپنا عمل بھی یہی تھا کہ آپ جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں جوتا پہنتے تھے اور آپ نے دوسروں کو بھی اسی کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ قال اذا انتعل احدکم فلیبدا بالیمنی واذا خلع فلیبدا بالشمال (مسلم ۲/۱۹۷، باب استحباب لبس النعال فی الیمنی، ترمذی ۱/۳۰۷، ابواب اللباس)

کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو وہ دائیں جانب سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے شروع کرے۔

تو رسول اللہ ﷺ کے حکم اور سنت پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں جوتا پہنیں اور اتارتے وقت پہلے بایاں جوتا اتاریں۔

### ۸۔ حجامت بنواتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا

رسول اللہ ﷺ جب حجامت بنواتے تو دائیں جانب سے اپنے بال کٹوانا یا منڈوانا شروع کرتے ۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ اتی منا فاتی الجمرة فرماها ثم اتی منزله بمنی ونحر ثم قال للحلاق خذ واشار الی جانبه الایمن ثم الایسر ثم جعل یعطیه الناس (مسلم ۱/۴۲۱، کتاب الحج)

بے شک رسول اللہ ﷺ منی میں آئے تو جمرہ کے پاس پہنچ کر اس کو کنکریاں ماریں پھر آپ منی میں اپنی جگہ خیمے میں آئے اور قربانی کی پھر سر مونڈھنے والے (حلاق، حجام) سے کہا کہ لو یہاں سے پکڑو (کاٹو، شروع کرو) اور اپنے سر کی دائیں جانب اشارہ کیا پھر بائیں جانب، پھر آپ نے وہ بال لوگوں کو بطور تبرک دے دیئے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آدمی کو حجامت بنواتے وقت اپنی دائیں جانب سے بال کٹوانے شروع کرنا چاہیں بعض لوگوں نے تو شاید سنت رسول اللہ ﷺ سے دشمنی کی قسم اٹھائی ہوئی ہے کہ ہر عمل میں انہوں نے حدیث وسنت رسول اللہ ﷺ کی مخالفت ہی کرنا ہوتی ہے۔ زیر بحث مسئلہ میں بھی وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ حجام کی دائیں جانب ہونی چاہئے، حجامت کروانے والے کیلئے یہ ضروری نہیں حالانکہ حدیث میں واضح بیان ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت بنواتے وقت حجام کو اپنے سر کی دائیں جانب سے بال بنانے شروع کرنے کا حکم دیا تھا۔ بہرحال یہاں تفصیل مقصود نہیں ہے بلکہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ہر کام کرتے وقت آدمی کو اپنی داہنی جانب کو ترجیح دینی چاہے۔

### ۹۔ میت کو غسل دیتے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرنا۔

جس طرح آدمی کو خود وضوء کرتے وقت یا غسل کرتے ہوئے دائیں جانب سے شروع کرنا چاہئے اسی طرح جب کوئی مسلمان فوت ہوجائے خواہ مرد ہو یا عورت تو اس کو غسل دیتے وقت بھی داہنی جانب کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ان رسول الله ﷺ حیث امرها ان تغسل ابنته قال لها ابدان بمیامنها ومواقع الوضوء منها (مسلم ۱/۳۰۵، کتاب الجنائز)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں آپ ﷺ کی بیٹی کو غسل دینے کا حکم دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی دائیں جانب اور وضوء والے اعضاء سے غسل دینا شروع کرنا۔

### ۱۰۔ کسی کو چیز پکڑاتے وقت دائیں جانب کا لحاظ رکھنا

جیسا کہ گذشتہ سطور میں بیان کیا جاچکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر پسندیدہ کام کو دائیں جانب سے شروع کرتے تھے اس کیلئے احادیث میں کئی مواقع بیان کئے گئے ہیں جن میں چند ایک تحریر کئے گئے ہیں ان سے ہی یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ ہر مسلمان کو کام کرتے وقت اپنی داہنی جانب سے شروع کرنے کو ترجیح دینی چاہئے آخر میں رسول عربی ﷺ کا ایک فرمان عالی پیش کرتا ہوں جس میں رسول اللہ ﷺ نے عام معاملات میں بھی تمام لوگوں کو دائیں جانب سے کام شروع کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ خادم رسول اللہ ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حلبت لرسول الله ﷺ شاة داجن وشیب لبنها بماء من البئر التی فی دار انس فاعطی رسول الله ﷺ القدح فشرب وعلی یساره ابو بکر وعن یمینه اعرابی فقال عمر اعط ابا بکر یا رسول الله ﷺ فاعطی الاعرابی الذی عن یمینه ثم قال الایمن فالایمن وفی روایة الایمنون الایمنون الافیمنوا (بخاری ۔ مسلم بحواله مشکوة ۲/۳۷۱۔ کتاب الاشربه)

رسول اللہ ﷺ کیلئے ایک بکری کا دودھ دھویا گیا اور اس دودھ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر کے کنویں کا پانی ملایا گیا پھر ایک پیالہ رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا تو آپ ﷺ نے نوش فرمایا اس وقت آپ ﷺ کی بائیں جانب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں جانب ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض

بقیہ: صفحہ 9 پر